مدینۃ المسیح

لاہور ۱۱ ماہ تبلیغ۔ آج گیارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کو کھانسی کی تکلیف ویسی ہی ہے۔ اور آواز بیٹھنے کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ مرض کے لحاظ سے ابھی انکی طبیعت ویسی ہی ہے ... میں آج کچھ کمی ہے۔ اور طبیعت پر جو بوجھ تھا۔ اس میں بھی کسی قدر تخفیف ہے۔ الحمد للہ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرماتے ہیں۔

قادیان ۱۱ ماہ تبلیغ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا ابھی تک لاہور سے واپس تشریف نہیں لائیں۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ آج نماز جمعہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کی تحریک کے ماتحت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔

جلد ۳۲ | ۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۱۷ صفر ۱۳۶۳ ھ | ۱۳ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۸

روزنامہ الفضل قادیان ———— ۱۷ صفر ۱۳۶۳ھ

مسلمانوں کا تشتت و انتشار کس طرح دور ہو سکتا ہے؟

اخبار "زمزم" (۱۱ فروری) میں "التزام جماعت" کے عنوان سے ایک مضمون "مولانا ابو الکلام آزاد" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ غالباً یہ ان کے کسی پرانے مضمون کا حصہ ہے۔ لیکن اپنی اہمیت اور ضرورت کے لحاظ سے اب بھی اس قابل ہے۔ کہ مسلمان غور و فکر کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں۔ اور اس میں جس حقیقت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسے نہ صرف اعتقادی طور پر تسلیم کریں۔ بلکہ عملی طور پر بھی اختیار کریں۔

اس وقت عام مسلمانوں میں ہر پہلو اور ہر جہت سے جس قدر انتشار اور تشتت پایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں مسلمان دینی اور دنیوی لحاظ سے جس قدر نقصان اٹھا رہے ہیں۔ وہ بھی محتاج بیان نہیں۔ مسلمانوں کی یہ حالت اس قدر المناک اور اتنی تکلیف دہ ہے۔ کہ کوئی حساس مسلمان اس پر آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور چاہتا ہے۔ کہ جس قدر بھی جلد ممکن ہو۔ مسلمان اس سے مخلصی پائیں۔ مگر افسوس اور رنج کا مقام یہ ہے۔ کہ مخلصی پانے کی راہ بتانے والے عام طور پر خود بھی وہ راہ اختیار نہیں کرتے۔ جس کی طرف دوسروں کو دعوت دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ان کی دعوت صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے۔ مسلمانوں میں تشتت و انتشار بڑھتا جا رہا ہے۔ اور وہ نقصان پر نقصان اٹھا رہے ہیں۔

یہی صورت مولانا ابو الکلام آزاد کے متعلق درپیش ہے۔ بہر حال انہوں نے کسی وقت جو کچھ فرمایا۔ اور جس سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کی ضرورت "زمزم" کے نزدیک اب بھی ویسی ہی موجود ہے۔ جیسی پہلے تھی۔ اس لئے ہم بھی اس کی طرف مسلمانوں کو خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں۔

مولانا ابو الکلام آزاد نے اپنے مذکورہ بالا مضمون میں سب سے پہلے "اجتماع" کی اہمیت نہایت جامع الفاظ میں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"نہ صرف امت اسلامیہ بلکہ تمام اقوام عالم کی موت و حیات۔ ترقی و تنزل اور سعادت و شقاوت کے جو اصولی اسباب و مراتب قرآن حکیم نے بیان کئے ہیں۔ ان کی سب سے اہم حقیقت انہی الفاظ کے اندر پوشیدہ ہے۔"

آگے اس کی تشریح یوں کی ہے

"اجتماع کے معنے ہیں ضم الشئی بتقریب بعضہ من بعض (مفردات امام راغب) یعنی مختلف چیزوں کا باہم اکٹھا ہو جانا۔"

اس کے مقابلہ میں تشتت و انتشار کے متعلق لکھا ہے۔ "اس سے مقصود وہ حالت ہے۔ جس سے اجتماع و ائتلاف کی جگہ الگ الگ ہو جانے۔ متفرق و پراگندہ ہونے اور باہمد گر علیحدگی و بیگانگی کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ مواد میں۔ قویٰ میں۔ اعمال میں۔ افراد میں۔ ہر بات میں پہلی حالت سے بالکل متضاد حالت پیدا ہو جاتی ہے۔"

اور اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ "جب یہ قوموں اور امتوں کی زندگی پر طاری ہو جاتی ہے۔ تو دنیا دیکھتی ہے کہ اقبال کی جگہ ادبار۔ عروج کی جگہ تسفل۔ ترقی کی جگہ تنزل۔ عظمت کی جگہ ذلت۔ حکومت کی جگہ محکومی اور بالآخر زندگی کی جگہ موت اس پر چھا گئی ہے۔"

غور فرمائیے۔ کیا امت مرحومہ اس کی پوری پوری مصداق نہیں نظر آ رہی۔ کیا یہ سب باتیں اس پر صادق نہیں آتیں۔ اور کیا اس کا خود مسلمانوں کو اعتراف نہیں اگر ہے اور یقیناً ہے۔ تو غور فرمائیے۔ اس موت۔ اس محکومی۔ اس ذلت۔ اس تنزل۔ اور تسفل سے نکلنے کی صورت کیا ہے؟ مولانا ابو الکلام آزاد نے اس کی وہی صورت پیش کی ہے۔ جو خود خدائے دوجہاں نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمائی۔ اور جو یہ ہے۔ کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور اس کا مفہوم یہ پیش کیا ہے:-

"سب مل جل کر اور پوری طرح اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔ سب اسی ایک حبل اللہ سے وابستہ ہوں۔ اللہ کا یہ احسان یاد کرو۔ کہ کیسی عظیم الشان نعمت ہے۔ جس سے تم سرفراز کئے گئے۔ تمہارا حال یہ تھا۔ کہ بالکل بکھرے ہوئے اور ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ نے تم سب کو باہم ملا دیا۔ اور اکٹھا کر دیا۔ پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ تو اب بھائی بھائی ہو گئے۔"

اس کے بعد مولانا نے وہ ... حقیقت پیش کی ہے۔ جس پر اجتماع و ائتلاف کا سارا دار و مدار ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"قوموں اور ملکوں میں اس اجتماع و ائتلاف کی صالح و حقیقی زندگی پیدا کر دینا محض انسانی تدبیر سے ممکن نہیں۔ دنیا میں کوئی انسانی تدبیر امت پیدا نہیں کر سکتی۔ یہ کام صرف اللہ ہی کی توفیق و رحمت اور اسکی وحی و تنزیل کا ہے۔ کہ بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک بنا دے۔"

اب قابل غور امر بالکل واضح ہے۔ مسلمانوں میں تشتت اور انتشار انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر چکے ہیں۔ دوسری طرف یہ مسلم ہے۔ کہ کوئی انسانی تدبیر امت نہیں پیدا کر سکتی۔ بلکہ یہ کام صرف اللہ ہی کی توفیق و رحمت اور اس کی تائید و نصرت اور اس کی وحی و تنزیل کا ہے۔ کہ بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک بنا دے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا۔ کہ کوئی انسانی تدبیر نہ مسلمانوں کا انتشار دور کر سکتی ہے۔ اور نہ ان بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو جوڑ سکتی ہے۔

(باقی صفحہ ۲ کالم اول کے نیچے)

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اظہار اخلاص

جماعت احمدیہ لدھیانہ

بتاریخ ۴ تبلیغ ۱۳۲۳ھش بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب مولوی برکت علی صاحب لائق ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ صدر صاحب نے مختصر سی تقریر میں مطابق نمبر اشتہار حضور انور کے دعوے مصلح موعود کی حقانیت پر روشنی ڈالی۔ جماعت احمدیہ لدھیانہ نے اپنی عقیدت و محبت کے اظہار میں یہ عرضداشت باتفاق رائے تجویز کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ لدھیانہ حضور کے دعوے پر دل و جان سے لبیک کہتی ہے۔ اور اھلاً و سھلاً و مرحباً کے ساتھ حضور کو مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اور حضور سے درخواست کرتی ہے۔ کہ جماعت لدھیانہ کی روحانی اور جسمانی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ قاضی محمد شریف سیکرٹری دعوت و تبلیغ لدھیانہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے اپنے جنرل اجلاس منعقدہ ۴ فروری میں مندرجہ ذیل عرضداشت متفقہ طور پر تجویز کی۔

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ گوجرانوالہ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کا مصداق ہونے کا انکشاف فرمایا۔ جس پر ہم حضور کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور بشرح صدر نہائت انبساط اور مسرت بھرے دلوں کے ساتھ اپنے محبوب آقا حضرت مصلح موعود کی خدمت اقدس میں اپنی وفادارانہ عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کی قیادت میں جماعت کو بیش از پیش خدمات دین کا موقعہ عطا فرمائے اور ہماری ناچیز خدمت کو قبول فرمائے۔ خاکسار۔ محمد بخش میر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

بقیہ صفحہ اول

یہ کام صرف اللہ ہی کی توفیق و رحمت اور وحی و تنزیل کا ہے۔ جب یہ بات طے ہوگئی تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ موجودہ زمانہ میں کوئی ایسا انسان کھڑا ہوا ہے۔ جس نے یہ دعوےٰ کیا ہو۔ کہ خدا نے اسے مسلمانوں کا اختلاف اور انتشار دور کرکے ایک جماعت اور امت بنانے کے لئے بھیجا ہے؟

اس مرحلہ تک پہونچنے والے اصحاب کی خدمت میں ہم عرض کریں گے۔ کہ ایسا مدعی انہیں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی نہیں مل سکتا۔ اس زمانہ میں یہ دعوےٰ صرف آپ ہی نے کیا۔ کہ۔ "اس زمانہ میں مسلمانوں میں نہائت درجہ کا اختلاف واقعہ ہے۔ اور کوئی ایسا عقیدہ باقی نہیں رہا۔ جس میں مسلمانوں کے فرقوں میں اختلاف اور نزاع نہ ہو۔ اور لوگوں کی طبیعتوں نے ایک حکم چاہا جو عدل و انصاف سے فیصلہ کرے۔ سو خدا تعالےٰ نے مجھے حکم مقرر فرمادیا۔ تا ان کے اختلافات کے مقدمات میری طرف رجوع کئے جائیں اور میں ان کا فیصلہ کردوں۔ اور اس میں فکر کرنے والوں کے لئے نشان ہے۔ بلکہ تدبر کرنے والوں کے نزدیک یہ سب سے بڑا نشان ہے۔" (نجم الہدےٰ)

یہ ہے وہ طریق جس پر عمل کرکے مسلمان انتشار اور افتراقات کے گڑھے سے نکل سکتے ہیں۔ اسی غرض کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھیجا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں بھیجا گیا"۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی درخواست

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی علالت نہائت شدید علالت ہے۔ اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل اور کرم ہے۔ کہ ہر مرحلہ پر وہ اپنی خاص نصرت کا جلوہ دکھا رہا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی اس نصرت کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کے لئے خصوصیت سے ان دنوں ذکر الٰہی کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجیں۔ اور سیدہ موصوفہ کی کامل اور جلد صحت و عافیت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

بھرتی کے متعلق نہائت ضروری اعلان

ہر احمدی نوجوان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان میں اب ہر قسم کی بھرتی ہو سکے گی۔ احمدیہ کمپنی۔ ایم ٹی وغیرہ اسی طرح ہر قسم کے کاریگروں۔ کلرکوں۔ کلرکی کا کام سیکھنے والوں۔ فٹنگ۔ خراد۔ بجلی۔ ویلڈنگ وغیرہ کا کام سیکھنے والوں کی سٹور کیپرز ٹیلیگراف اپریٹر۔ سپیشلسٹ امردور وغیرہ کی بھرتی کے لئے سب احمدی امیدواروں کو قادیان آنا چاہیئے۔ اسامیوں کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ امیدوار اپنی تعلیم۔ عمر۔ کام کے تجربہ کی مدت اور عام جسمانی صحت کے متعلق اطلاع دے تاکہ اس کے مطابق مشورہ دیا جا سکے۔ اسی طرح انڈین ایرفورس کی ٹکنیکل بھرتی بھی اب قادیان سے براہ راست ہوا کرے گی۔ تمام جماعتوں میں یہ اعلان پڑھ کر سنا دیا جائے۔ تاکہ ضرورت مند احمدی فائدہ اٹھا سکیں۔ خاکسار مرزا شریف احمد۔ آر۔ او لاہور ایریا قادیان

بقایا چندہ جلسہ سالانہ جلد ادا کیا جائے

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے بلوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے بقایا داروں سے ان کا واجب الادا بقایا چندہ جلسہ سالانہ وصول کرنے کی پوری سعی فرمائیں۔ اور اس ماہ کے آخر تک اپنی اپنی جماعت سے بقایا چندہ جلسہ سالانہ سو فی صدی وصول کرکے داخل خزانہ کرادیں۔ ناظر بیت المال

مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کا تبادلہ

خان غلام سرور خان صاحب مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ ۷ فروری چارج دینے کے بعد علاقہ بٹالہ سے روانہ ہو گئے۔ خان صاحب بٹالہ میں تقریباً ۲ سال رہے۔ آپ بہترین افسروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ نہائت دیانتدار، عادل، منصف مزاج اور ہوشیار افسر ہیں۔ پبلک کے ساتھ آپ کا ہمیشہ ہمدردانہ سلوک رہا۔ ہندو، مسلم، سکھ، احمدی، غیر احمدی سب آپ کے مداح ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں بڑی دلیری اور جرأت سے کام لیتے۔ تحصیل بٹالہ ایسے نافع الناس انسان کے تبدیل ہونے سے تمام لوگوں کو دلی رنج ہوا ہے۔ ہر مذہب و ملت کے اعلےٰ طبقہ کے ایک انبوہ کثیر نے ان پر پھول نچھاور کرتے ہوئے انہیں الوداع کہی۔

شانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

(۳)

مولوی ثناء اللہ صاحب سوال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ "دراصل غلام احمد ہیں۔" اسکے متعلق مفصل بحث میں پہلے کر چکا ہوں۔ اور بتا چکا ہوں۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالےٰ کے سامنے مقام احمد پر کھڑے ہونگے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دراصل غلام احمد ہی ہوں گے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام محمدیت پر کھڑے ہونگے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دراصل احمد ہونگے۔ (فلا اشکال)

پھر مولوی صاحب سوال کرتے ہیں "کیا مرزا صاحب کلاں کی بعثت سے پہلے آنحضرت محمد نہ تھے یقیناً تھے۔"

اس سوال کا جواب پہلے بھی ایک رنگ میں دے چکا ہوں۔ مزید سنیں۔ ہر ایک چیز کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں ایک لذاتہٖ۔ ایک لغیرہٖ مثلاً ایک ہیرا زمین کی تہ میں مدفون ہونے کی حالت میں بھی ہیرا ہی ہے۔ جب وہ تمام ذاتی خوبیوں سمیت زمین میں چھپا پڑا ہو۔ تو اس کے متعلق یہی کہیں گے۔ کہ ہیرا بڑے کام کی چیز ہے۔ ہیرا چمکدار ہوتا ہے۔ ہیرا بڑی قیمتی چیز ہے۔ اور یہ تعریف اس کے ذاتی اوصاف سے متصف ہونے کی وجہ سے ہوگی۔ مگر ایک تعریف اس کی اسی وقت ہوگی جس وقت اس کی ذاتی خوبیوں سے ہم متمتع ہونگے۔ اسی طرح مثلاً مولوی صاحب کسی باغ کے پاس سے گزریں۔ اور درخت وغیرہ پر عمدہ آم لگے دیکھیں۔ اس وقت وہ یہی کہیں گے کہ یہ عمدہ پھل ہے۔ بڑا اچھا ہے۔ یہ تعریف پھلوں کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ہوگی۔ لیکن ایک تعریف مولوی صاحب اس وقت کریں گے۔ جب باغبان سے مولوی صاحب کو تحفۃً آم مل جائیں۔ یا خرید کر کھائیں۔ اسی طرح آج جنت کی تعریف بھی لذاتہٖ ہوگی۔ مگر اصل تعریف داخلہ کے بعد ہوگی۔

اس سے بھی نمایاں اور شاندار مثال اللہ تعالےٰ کی ہستی کی پیش کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنی ذات کے لحاظ سے تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ اور وہ تمام محامد کا مالک اس وقت بھی تھا۔ جب اس جہاں کا کوئی حامد موجود نہ تھا۔ نہ آدمؑ تھے نہ نوحؑ۔ نہ ابراہیمؑ۔ نہ موسےٰؑ نہ عیسےٰ علیہم السلام۔ لیکن ایک وقت وہ بھی آ گیا۔ جب اللہ تعالےٰ کی صفات حمیدہ سے واقفیت حاصل کر کے اس سے مستفیض ہو کر اس کی حمد کرنے والے پیدا ہوئے۔ ان تمام حامدین کے لئے حمد الٰہی کا میدان بہت وسیع تھا۔ کیونکہ اس کی صفات حسنہ لامحدود ہیں۔ پس ہر ایک نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق فیوض حاصل کئے۔ اور اپنی اپنی وسعت کے مطابق حمد کے دائرہ کو بڑھاتے گئے۔ حتیٰ کہ وہ انسان۔ ہاں وہ انسان کامل بزرگ و برتر انسان پیدا ہوا۔ جس نے سب سے بڑھ کر فیوض الٰہی حاصل کئے۔ اور انسانی دائرہ کی وسعت کے لحاظ سے انتہائی حد تک حمد الٰہی کر کے احمد نام پایا۔ جس کا نہایت شاندار ثبوت ایک کامل و مکمل کتاب سے ملتا ہے۔ جو آپ کو دی گئی۔ اور جسے آپ کی زبانی اللہ تعالےٰ نے الحمد للہ سے شروع کیا۔

ٹھیک اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے اس وقت بھی محمد تھے۔ جبکہ آدم کا ڈھانچہ بھی تیار نہ ہوا تھا۔ آپ اس وقت بھی محمد تھے جب آپکی ہستی اور آپ کی ذاتی خوبیوں سے بجز آپکے خالق کے کوئی بھی واقف نہ تھا۔ لیکن آپ پر ایک وقت ایسا بھی آیا۔ جب آپ کے اوصاف ذاتی مخلوق خدا پر ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ اور خوش قسمت لوگوں نے آپ کی ذاتی خوبیوں سے فائدہ اٹھا کر آپ کی حمد شروع کی۔ پھر چونکہ آپ کی ذاتی خوبیاں بھی انسانی قیاسی دائروں کے لحاظ سے لامحدود تھیں۔ اس لئے آپ کے حامدین کے لئے بھی میدان حمد وسیع تھا۔ پھر ان سے ہر ایک نے اپنی اپنی وسعت کے لحاظ سے فیوض حاصل کئے۔ اور آپ کی حمد کے گیت گائے۔ اور آپ کے حامد کہلائے آخر ایک ایسا انسان ہاں ایک عظیم الشان انسان بھی پیدا ہوا۔ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہائی طور پر فیض حاصل کر کے اپنے دائرہ کی وسعت کے لحاظ سے انتہائی مقام (یعنی مقام نبوت) پر پہنچ کر آپ کی حمد کر کے احمد نام پایا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

پس جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے مقام محامد کے لامحدود ہونے کے باوجود انسانی طاقت و وسعت کی آخری حد تک پہنچ کر حمد الٰہی کا جلوہ ظاہر کر کے احمد لقب پایا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات روحانیہ جو انسانی قیاسات سے بالا۔ اور لامحدود ہونے کے باوجود ایک کامل متبع کی آخری حد تک پہنچ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثنا کر کے احمد کا لقب پایا۔

ابوالبشارت عبدالغفور

۱۹۰۷ء کا جلسہ سالانہ

اخبار "الفضل" ۱۵ دسمبر ۱۹۴۳ء میں ایک مضمون ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا بعنوان "ہمارا روحانی جلسہ سالانہ اور اس کے آداب" شائع ہو چکا ہے۔ اس کے آخری حصہ کے متعلق میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ خادم بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۹۰۷ء کے جلسہ میں شامل تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر سے اتر کر آخری سیڑھی پر کھڑے ہو گئے۔ جو مسجد مبارک کے نیچے ہے۔ دوست سب سامنے گلی میں کھڑے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مولوی نورالدین صاحب کو بلائیں۔ جب حضرت مولوی صاحب تشریف لے آئے تو حضور نے فرمایا۔ مولوی صاحب رات معلوم ہوتا ہے۔ دوستوں کو کھانا نہ ملنے کی وجہ سے تکلیف ہوئی۔ چونکہ وہ بہت دیر سے آئے تھے۔ اس لئے ان کو کھانا نہ ملا۔ آئندہ کے لئے ایسا انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ دو تین دوستوں کی خاص "ڈیوٹی" لگائی جائے۔ جو دیر سے آنے والے مہمانوں کے کھانے کے متعلق خود ہر ایک کمرے میں جا کر دریافت کر کے ان کے کھانے کا انتظام کریں۔

اس کے بعد حضور علیہ السلام سیر کے لئے ہائی سکول کی طرف تشریف لے گئے۔ اور سب دوست آپ کے ہمراہ ہو لئے۔ حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کے قریب جا کر حضور واپس لوٹ پڑے۔ اور جہاں مسجد نور کا صحن ہے۔ اس کے دکن کی طرف آپ کھڑے ہو گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) حضور کے ساتھ تھے۔ آپ کے سر پر سرخ ٹوپی تھی۔ ایک دوست نے اپنا کھیس بچھا دیا۔ اور حضور مع صاحبزادہ صاحب اس پر بیٹھ گئے۔ اور حضور کے چاروں طرف دوستوں نے حلقہ باندھ لیا۔ اس وقت دو تین دوستوں نے حضور کو اپنی لکھی ہوئی نظمیں سنائیں۔ جن میں سے ایک مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کی نظم فارسی زبان میں بہت ہی دلکش تھی۔ حضور نے سب نظموں کو سنکر پسند فرمایا۔ اور پھر شہر کو تشریف لے آئے۔ ظہر کی نماز کے بعد مسجد اقصےٰ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضور نے لیکچر دیا۔ جسکا خلاصہ مفہوم جو کہ میرے ذہن میں اب تک موجود ہے یہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق بکثرت دلائل پیدا ہو گئے۔ اب دوستوں کو اپنا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ تاکہ تبلیغ میں وسعت پیدا ہو۔

خاکسار ماسٹر عبدالعزیز نوشہروی حال قادیان

بندہ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

تجھ کو مالک نے جو تھا پیدا کیا
تا کہ بندہ اس کا تو بن کر رہے

پس تجھے کھانے کو جو دے۔ کھا اُسے
اور جو پہنائے تجھ کو۔ پہن لے

کام جو ذمے ہیں تیرے۔ کر انہیں
تھک گیا جب۔ حکم ہے۔ آرام لے

تو غلام ابن غلام ابن غلام
کام کیا مرضی سے اپنی پھر تجھے؟

گر تو بندہ ہے۔ تو بندہ بن کے رہ
ورنہ دعوےٰ بندگی کا چھوڑ دے

نفع تیرا بھی اسی میں ہے کہ تو
عبد بن کر فائدے حاصل کرے

اِس غلامی میں ہیں سب آزادیاں
سخت دکھ میں ہے جو بھاگے قید سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر خیر
قادیان کے ایک معمر ہندو کی زبان سے

خدا تعالےٰ کے مامور چمکتے ہوئے زمینی اور آسمانی نشانوں کے ساتھ مبعوث ہوتے ہیں۔ ممکنات عالم کا ذرہ ذرہ ان کی صداقت پر گواہ ہوتا ہے۔ بیرونی نشانات کے علاوہ انبیاء کے انفسی نشانات وسعت کے لحاظ سے کچھ اتنے عالمگیر ہوتے ہیں۔ کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اظہار صداقت کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ ۳؍ جنوری کو میں برادر محترم حکیم عبد الصمد صاحب کے ہاں بیٹھا تھا۔ کہ وہاں ایک معمر ہندو صاحب پنڈت مہاراج کرشن صاحب کالیہ۔ ریٹائرڈ قانونگو تشریف لائے۔ صاحب موصوف خاص قادیان کے قدیم باشندے ہیں۔ اور ایک اچھے گھرانے کے ذی علم اور سرکاری ملازم رہ چکے ہیں۔ باتوں باتوں میں صاحب ممدوح نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے اپنے پرانے تعلقات کا ذکر کیا۔ عاجز نے پنڈت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے انسان ہیں۔ کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے حالات سنائیے۔ پنڈت صاحب نے فرمایا۔ ہمارے دادا صاحب اور حضرت صاحب کے دادا صاحب کے بڑے گہرے تعلقات تھے۔ میرے والد صاحب اور دادا صاحب حضرت مرزا صاحب کی بزرگی کے قائل تھے میں چھوٹا تھا۔ جب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ ایک دو نہیں بیسیوں واقعات حضرت صاحب کی بزرگی کے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔

حضرت مرزا صاحب بڑے مخیر اور خدا پرست انسان تھے۔ ایک مرتبہ ہمارے ایک تایا صاحب گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلے گئے۔ میں اور ایک ہمارا تایا زاد بھائی حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میرے بھائی نے تایا صاحب کے چلے جانے اور کچھ اپنی پریشانیوں کا ذکر کیا۔ حضرت مرزا صاحب باتیں سنتے رہے۔ اور اندر تشریف لے گئے۔ واپس آکر پندرہ روپے میرے بھائی کو دے کر فرمایا۔ اپنی والدہ کو دے دینا۔ اور کسی سے ذکر نہ کرنا حضرت مرزا صاحب کو خدا کی سب مخلوق سے بڑی ہمدردی تھی۔ لوگوں کی گندی سے گندی گالیاں سنتے تھے۔ مگر ماتھے پر شکن تک نہیں آتی تھی۔ میرے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے تھے۔ میرا مشاہدہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی جس شخص نے توہین کی۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہوا۔ ہمارے بچپن کے زمانہ میں قادیان میں چھ سات آریہ لڑکے تھے۔ جو بڑے بے ادب تھے۔ وہ اخلاق کے لحاظ سے بہت گرے ہوئے تھے۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی توہین کیا کرتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ ان کی گالیوں کا ذکر حضرت مرزا صاحب سے کیا۔ آپ نے فرمایا دعا کرو۔ خدا انہیں ہدایت دے۔ انہی دنوں میں یہاں طاعون پڑی۔ اور میں ایشور کی قسم سے کہتا ہوں۔ کہ وہ سب کے سب مر گئے۔ اُن کے مرنے کی اطلاع میں نے حضرت مرزا صاحب کو دی۔ آپ نے افسوس ظاہر کیا۔ میں نے ایک مرتبہ اپنے ایک آریہ بھائی سے کہا۔ اگر پنڈت لیکھرام کو حضرت مرزا صاحب نے مروا دیا تھا۔ تو ان چھ سات آریہ لڑکوں کو کس نے مارا؟

اس واقعہ کے علاوہ بھی میں نے کئی واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی توہین کرنے والوں کا انجام اچھا نہیں ہوا۔

ان باتوں کو قلمبند کر کے میں نے پنڈت صاحب کو سُنایا۔ آپ نے فرمایا۔ درست ہیں۔ اور تصدیقی دستخط کر کے کاغذ مجھے عنایت کر دیا۔

خاکسار سید ارشد علی احمدی لکھنوی۔ از قادیان

درخواست دعا

(۱) امۃ الحمید بیگم صاحبہ اپنی بہن کی کامیابی کے لئے

(۲) محمد شریف صاحب موگا بعض مشکلات میں ہیں

(۳) اخوند محمد اکبر خانصاحب قادیان بیمار ہیں۔

(۴) چوہدری سلطان علی صاحب ہیڈ کلرک پولیس سرگودھا عرصہ سے بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

وفات مسیح ناصری علیہ السلام کا اقرار
جامعہ ازہر کے بعد جامعہ ملیہ

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں مولوی ابو العطاء صاحب نے جامعہ ازہر کے ایک مستند آرگن سے ایک مفصل مضمون کا ترجمہ مع متن درج کر کے اس امر کا انکشاف کیا تھا۔ کہ علماء مصر جن کا تعلق ازہر یونیورسٹی سے ہے۔ وہ بھی وفات مسیح کے قائل ہیں اور بلا تأمل اپنی تحریروں میں اس کا اظہار کر رہے ہیں۔ علماء کا طبقہ بالعموم قدامت پسند ہوتا ہے۔ اس لئے باقی امور کے علاوہ عقائد میں بھی ان کی طرف سے تبدیلی اور پھر اس تبدیلی کا اعلان ایک بہت بڑی بات ہے۔ اور گو بحیثیت ایک بشر حضرت مسیح ناصری کی وفات کا قائل ہو جانا جبکہ ہر عقلمند انسان کے نزدیک ہر وہ شخص جو اس دنیا میں پیدا ہوا فانی ہے۔ کوئی عجوبہ نہیں لیکن ان علماء کی زبان سے ایک ایسے نبی کے وفات یافتہ ہونے کا اعلان جسے وہ خدائے لم یزل ولایزال کی طرح زندہ اور قائم سمجھتے تھے۔ احمدی جماعت کے عقائد کی برتری پر دال ہے۔ وہی علماء جو حیات مسیح کے قائل تھے۔ بلکہ مسیح ناصری کو باقی انبیاء کی طرح وفات یافتہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے تھے۔ اب اس مسیح کو احمدیوں کی طرح وفات یافتہ مانتے ہیں۔ یہ امر مصر ہی سے مخصوص نہیں۔ خود ہندوستان کا تعلیم یافتہ طبقہ اور متعدد علماء بھی وفات مسیح کا علی الاعلان ذکر کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ اس وقت میرے سامنے مکتبہ جامعہ کی شائع شدہ جامعہ ملیہ دہلی کے خواجہ عبد الحی صاحب کی ایک کتاب الموسوم بہ "نبیوں کے قصے" ہے۔ اس میں قابل مصنف نے مختلف انبیاء کے قصص درج کئے ہیں۔ تاکہ اس کو پڑھنے والے ان سے نصیحت حاصل کریں۔ اور مصنف کتاب ہذا نے بقول اپنے صرف وہی لکھا ہے۔ جو قرآن پاک میں ہے۔ بہت حد تک متعدد رسولوں کا ذکر کرتے ہوئے احمدیہ نقطہ نگاہ کی تائید کی ہے۔ اور وہی باتیں لکھی ہیں۔ جن کو عقل سلیم تسلیم کرنے کو تیار ہے چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کے ذکر میں یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

"ایسے نیک۔ رحم دل اور خیر خواہ رسول برابر اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے۔ لوگوں نے ایک نہ مانی۔ بلکہ آپ کو مارنے کی تدبیریں شروع کر دیں۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا۔ میں تجھے وفات دینے والا اپنی طرف بلند کرنے والا اور جن لوگوں نے تیرا انکار کیا ہے۔ اُن سے تجھے پاک کرنے والا ہوں۔ جو لوگ تیری بات مان لیں گے۔ انہیں انکار کرنے والوں پر قیامت تک غالب رکھونگا۔ دشمنوں کے جواب میں اللہ تعالےٰ کی تدبیر یہ تھی۔ کہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریم کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو رہنے کے لائق اور شاداب تھی۔ وہ دونوں کے دونو اللہ کی نشانی تھے۔ اور یہودی بڑے ہی بے حیا تھے۔ جو انہوں نے حضرت مریم جیسی پاک دامن عورت پر الزام لگایا۔ اور یہ کہا۔ کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم کو قتل کیا ہے......"

گویا اس عبارت میں فاضل مصنف نے نہ صرف حضرت مسیح ناصریؑ کے فوت ہو جانے کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ وَاٰوَیْنٰھُمَا اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ کی بھی تشریح کر دی ہے یعنی اونچی جگہ جو رہنے کے لائق اور شاداب ہے۔ گویا کہ زبان حال سے کشمیر میں آنے کا جہاں کہ ان کی قبر موجود ہے۔ صاف اقرار ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی تصدیق ؛

خاکسار محمد ابراہیم (بی اے) آف تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

بستر کس کا ہے؟

مولا بخش صاحب ۱۷ محمد نگر میو روڈ لاہور لکھتے ہیں۔ جلسہ سے واپسی پر امرتسر میں گاڑی تبدیل کرتے وقت کوئی بھائی اپنا بستر چھوڑ گیا۔ اور لاہور تک کوئی اس بستر کو لینے نہیں آیا جس بھائی

ریویو

ملفوظات امام زمان

یہ وہ دُوسری کتاب ہے۔ جو حال ہی جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد نے شائع فرمائی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات حسب ذیل اہم تبلیغی امور کے متعلق ایک جگہ جمع فرمائے ہیں:۔

(۱) انسان کی زندگی کی غرض و غایت۔ (۲) مجدد مبعوث کرنے کی غرض و غایت۔ (۳) اسلام اور دُوسرے مذاہب۔ (۴) امام زمان۔ (۵) خلافت۔ (۶) وفات مسیح۔ (۷) ایک عظیم الشان چیلنج معہ بیس ہزار روپیہ انعام۔ (۸) صرف مُردہ انبیاءؑ زندہ نہیں ہیں۔ (۹) عظیم الشان مصلح کا زمانہ۔ (۱۰) مسیح و مہدی۔ (۱۱) نبوت۔ (۱۲) ہر مامور کے وقت دو گروہ کا ہونا۔ (۱۳) اعتراضات کے جواب۔ (۱۴) مسلمانوں کو نصیحت۔ (۱۵) منکرین۔ (۱۶) ایک عبرتناک خواب۔ (۱۷) خوش قسمت اور بدقسمت کون ہے۔ (۱۸) سلسلہ احمدیہ نام کیوں رکھا گیا۔ (۱۹) نماز۔ (۲۰) بیعت کے بعد دلوں میں تبدیلی ہونی چاہیئے۔ (۲۱) جماعت کو نصیحت۔ (۲۲) ہماری بعثت کی بھاری غرض۔ (۲۳) حقیقی مومن و صادق مسلمان کون ہیں؟ (۲۴) خداتعالیٰ کی شانِ ربوبیت۔ (۲۵) تبلیغ ایک جہاد ہے۔ (۲۶) شرائط بیعت معہ فارم۔ (۲۷) جہنمی زندگی۔ (۲۸) خوش اور مبارک زندگی۔

یہ تبلیغ احمدیت کا نہایت ہی مؤثر اور بہترین طریق ہے۔ کہ اہم دینی مسائل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پیش کئے جائیں۔ جن میں نورِ ہدایت کے دریا بہ رہے ہیں۔ اور سعید الفطرت انسانوں کے قلوب میں ایمان و ایقان پیدا کر دیتے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب کتب عام لوگوں کو میسّر نہیں آسکتیں۔ اور وہ اُن کے مطالعہ سے محروم ہوتے ہیں۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات اُن کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

احباب جماعت کو اس تصنیف کی اشاعت میں بھی خاص طور پر حصہ لینا چاہیئے ۸۸ صفحات کی کتاب عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ احباب متعدد کاپیاں منگا کر متلاشیان حق میں تقسیم کریں۔ ملنے کا پتہ:۔

"انجمن ترقی اسلام سکندرآباد دکن"

باورچی کی ضرورت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتی ہیں۔ کہ اچھا اور صفائی سے کھانا پکانے والے باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ درخواست ذیل کے پتہ پر بھیجی جائے۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

ضروری اطلاع اس ہفتہ چونکہ خطبہ جمعہ میسر نہ آنے کے باعث خطبہ جمعہ شائع نہیں کیا جاسکا۔ اس لئے آج کا پرچہ خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔ (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ فروری۔ روم کے جنوب میں انفیو کے رقبہ میں جرمن فوجوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ ایک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس علاقہ میں یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ برطانوی اور امریکن فوجیں حملہ کر رہی ہیں۔ بلکہ جرمنوں نے حملہ کیا ہوا ہے۔ اور ہم مقابلہ کر رہے ہیں۔ روم کے جنوب میں انفیو کے ساحلی گھروں پر اتحادی فوجیں اب یقینی طور پر بچاؤ کے لئے لڑائی کر رہی ہیں۔ سب سے سخت لڑائی کاروچینو کے شمال اور مغرب کے رقبہ میں بائیں بازو پر ہو رہی ہے۔ جہاں جرمن ہمارے مورچوں میں شگاف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ویسٹ منسٹر ۱۱ فروری چیشسٹر کے لاٹ پادری ڈاکٹر ہیل نے ہاؤس آف لارڈز میں برٹش گورنمنٹ کی بمباری کی پالیسی کو چیلنج کیا۔ جرمن شہروں کی خوفناک تباہی کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ہیل نے کہا۔ کہ میں بلگریڈ۔ وارسا۔ رائٹرڈم۔ لنڈن پورٹ موتھ۔ کوسنٹری۔ کینٹربری اور دوسرے مقامات پر جرمن ہوائی فوج کی خوفناک بمباری کو فراموش نہیں کرتا۔ لیکن ہٹلر تو وحشی ہے۔ ہمیں اس کی تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔ وزیر نوآبادیات نے زوردار الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ڈاکٹر ہیل کو صرف جرمنوں کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ روس مقبوضہ یورپ کے باشندوں اور اٹلی کی برطانوی فوجوں کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ بمباری کی پالیسی مزید تباہ کن اثرات کے ساتھ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک ہمیں قطعی فتح حاصل نہیں ہو جاتی۔

لاہور ۱۱ فروری۔ پنجاب فیڈریشن آف انڈسٹریز کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر منوہر لال وزیر خزانہ نے انکشاف کیا کہ گورنمنٹ نے حال ہی میں کارخانہ داروں کی کمیٹی کا اجلاس بلایا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب میں کم از کم دو کپڑے کے اعلیٰ کارخانے کھولے جائیں۔

برلن ۱۱ فروری۔ جرمن ہائی کمانڈ کے اعلان میں تسلیم کیا گیا ہے کہ روس میں جھیل الیمن اور جھیل پیپس کے درمیان جرمن محاذ چھوٹا ہو گیا ہے۔

کلکتہ ۱۱ فروری۔ آج سول سپلائی منسٹر نے بنگال کونسل میں تحریک التواء پیش کئے جانے سے پہلے یہ اعلان کیا کہ بنگال گورنمنٹ نے دیوتاؤں کے بھوگ کے لئے راشن کارڈ جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مقدار کے متعلق فیصلہ کرنا تا حال باقی ہے۔ اس پر تحریک التواء پیش نہ کی گئی۔

جالندھر ۱۱ فروری۔ آج وائسرائے ہند لارڈ ویول اور لیڈی ویول نے اضلاع ہوشیارپور اور جالندھر کا اچانک دورہ کیا۔ آپ کے ہمراہ مسٹر میکلوڈ کمشنر اور مسٹر احسان الدین ڈپٹی کمشنر بھی تھے۔ آج شام کے وقت آپ دہلی واپس چلے گئے۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ لنڈن میں یورپین ایڈوائزری کمیشن کے سامنے یہ مسودہ سرکاری طور پر پیش ہو گیا۔ کہ جرمنی کی شکست کے بعد اس سے کیا کیا مطالبات کئے جانے چاہئیں۔ امریکہ کے سینٹ ڈیپارٹمنٹ نے جرمنی کے ساتھ عارضی سمجھوتہ کی شرائط کے دو مسودوں پر غور کیا ہے۔ جو اس کمیشن کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔ برطانیہ نے بھی اپنا مسودہ پیش کر دیا ہے۔ اور امید ہے کہ روس کا مسودہ شرائط بھی جلد آ جائے گا۔ ان تجاویز کی سب شرطیں ابھی صیغہ راز میں ہیں۔ لیکن سب بڑی قوموں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جرمنی کی جنگی مشین کو بالکل توڑ پھوڑ کر چکنا چور کر دیا جائے۔

ویسٹ منسٹر ۱۱ فروری۔ مسٹر ایڈن نے ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ تقریباً ۱۴۰۰۰۰ برطانوی جنگی قیدی جاپانیوں کی قید میں ہیں۔

واشنگٹن ۱۱ فروری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن فوجوں نے جزائر مارشل کے دو اور جزیروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ۶۰ میل کے رقبہ میں ۸۰ جزائر سے جاپانیوں کو نکال دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ امپیریل جنرل سٹاف کے وائس چیف لیفٹننٹ جنرل نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس ملک میں بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جنگ تقریباً جیتی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمیں نے ابھی خوفناک اور خونریز جنگ لڑنی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اتحادیوں کو شکستیں ہوں۔ لیکن یہ یقینی ہے کہ آخر میں ان کی ہی فتح ہو گی۔

لاہور ۱۱ فروری۔ جنرل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ جونہی کوئلے کے متعلق صورت حالات بہتر ہو جائیگی ٹرینوں کی سروس میں جو کمی کی گئی ہے۔ وہ بحال کر دی جائے گی۔ اب ریلوے والے یہ قدم اٹھانے پر اسلئے مجبور ہو گئے۔ کہ سٹاک میں صرف دس دن کے لئے کوئلہ رہ گیا تھا۔

پرل ہاربر ۱۱ فروری۔ بحرالکاہل کے امریکی بیڑے کے کمانڈر انچیف ایڈمرل جیسٹر نے اعلان کیا ہے کہ بحرالکاہل کی فوجوں کا مقصد یہ ہے کہ چین میں اڈے قائم کئے جائیں۔ ہمیں اس پر زیادہ اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہم جاپان کو بحری جنگوں میں شکست دے سکیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم جاپان کو صرف اسی طرح شکست دے سکتے ہیں کہ چین میں اپنے اڈے قائم کریں اس کی وجہ یہ ہے کہ جاپانی منچوریا اور چین سے سامان خورد و نوش۔ لوہا اور خام پیداوار حاصل کرتے ہیں۔ اگر ہم اس سپلائی کو روکنے میں ناکام رہے تو جاپان کو شکست دینا ناممکن ہو جائیگا۔ آپ نے پریس رپورٹروں کے اس سوال کے جواب میں کہ جاپانی اپنے بحری بیڑے کو میدان میں کیوں نہیں لاتے۔ کہا کہ جاپانی اس کو زیادہ سے زیادہ عرصہ تک محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ یہ جنگی بیڑا اتحادیوں کے لئے ایک مستقل دھمکی بنا رہے۔

لاہور ۱۱ فروری۔ حکومت پنجاب نے اخبار پریتم اور فتح پرنٹنگ پریس سے پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت طلب کی تھی۔ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے حکم جاری کیا۔ کہ جب تک ہائی کورٹ میں اخبار والوں کی درخواست نگرانی کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ حکومت پنجاب کا حکم ملتوی رہے۔

کراچی ۱۱ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سندھ صنعتی کارخانوں سے بجلی کا وہ ٹیکس اس سال منسوخ کر دیگی جو پچھلے سال لگایا گیا تھا۔ کیونکہ اس سال کا بجٹ بچت کا ہو گا۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ آج اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے جو سرکاری اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اٹلی میں تینوں مورچوں پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ کیسینو کے مورچہ پر گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔ پانچویں فوج کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ بڑے مورچے پر دشمن کے ایک اور حملے کو روک دیا گیا۔ اینزیو کے مورچے پر دشمن کمزور جگہ کی ٹوہ لگا رہا ہے۔ ہوائی جہازوں نے البانو اور دوسرے کئی ایک فوجی ٹھکانوں پر بم برسائے۔ روم کے آس پاس دشمن کے مورچوں پر حملے کئے گئے۔ کل کے ہوائی حملوں میں دشمن کے تین جہاز تباہ کئے گئے۔ ہمارے چھ جہازوں کا پتہ نہیں چلا۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ انگریزی بمباروں نے مغربی جرمنی اور برلن کو نشانہ بنایا۔

واشنگٹن ۱۱ فروری۔ نیوگنی کی چھاؤنی سائیڈور پر امریکن اور آسٹریلین فوجوں کے مل جانے کی وجہ سے اسپر ہمارا پورا قبضہ ہو گیا ہے۔ کل کی خبر تھی کہ جاپانیوں نے میڈانگ کی چھاؤنی خالی کر دی ہے۔ اب یہ خبر ملی ہے کہ دشمن نے ربال کی چھاؤنی سے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔ جب ہمارے ہوائی جہاز ربال پر حملہ کرنے کے لئے گئے تو وہاں دشمن کا ایک بھی جنگی یا تجارتی جہاز نہ دیکھا۔

ماسکو ۱۱ فروری۔ روسی فوجوں کو شمالی اور دکنی مورچوں پر شاندار کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ پولا کے علاقہ میں دشمن کی فوج کے دو حصے کر دئے گئے ہیں۔ اور دس ڈویژن گھیر کر ان کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ ماسکو سے اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کا آخری وقت آن پہنچا۔

دہلی ۱۱ فروری۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے اگلے مہینے دہلی میں سب پارٹیوں کا جلسہ کرنے کی تجویز کی ہے۔ تاکہ ملک کی موجودہ حالت پر غور کیا جائے۔